قطب اوحد

حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہٗ العزیز

تعارف:

آپ کا اسمِ گرامی درویش محمد تھا آپ کی ولادت باسعادت ۸۴۶ھ کو ہوئی۔ آپ حضرت خواجہ زاہد قدس سرہ کے بھانجے اور انہی کے خلیفہ اعظم اور جانشین تھے آپ اپنے زمانے کے یکتائے روزگار تھے۔

علمی کمال:

علمِ تفسیر اور حدیث وفقہ کے فاضل اور اجل استاد تھے طریقہ نقشبندیہ کے مشائخ کرام نے علومِ ظاہر کی درس وتدریس کے مشغلے کو باطن کی پوشیدگی کے لئے بہترین پردہ قرار دیا ہے اسی لئے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے تاکہ آپ کے حال وکمال لوگوں سے مخفی رہیں۔

سببِ شہرت:

ایک روز کسی ترک درویش کا آپ کے شہر سے گزر ہوا اور اُنہوں نے فرمایا:

"ایں جا بوے مردے می آید"

کہ یہاں سے مردِ خدا کی خوشبو آتی ہے اور اشارہ آپ کی طرف فرمایا:

آپ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ امکنان قدس سرہ سے مروی ہے میرے والد بزرگوار کی شہرت کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ایک کامل بزرگ شیخ نورالدین خوانی کا گزر آپ کے گاؤں سے ہوا جب آپ نے شیخ کے قیام کی خبر سنی تو کچھ ہدیہ لے کر شیخ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے شیخ اس وقت سادہ لباس (ٹوپی اور قمیض) پہنے بے تکلف بیٹھے تھے آپ کو دیکھتے ہی اٹھے معانقہ کیا اور کافی دیر تک بغلگیر رہے بعدازاں آپ کو بڑے احترام کے ساتھ بٹھایا اور اپنی دستار وجبہ پہن کر نہایت کرادب واحترام کے ساتھ دوزانو مراقب ہو کر بیٹھ گئے مراقبہ سے فراغت کے بعد آپ نے اجازت چاہی تو شیخ نے چند قدم ساتھ چل کر احترام سے رخصت کیا اس کے بعد شیخ نے حاضرین سے پوچھا طالبانِ طریقت کی ان بزرگ کے پاس بڑی آمد ورفت ہوگی؟ لوگوں نے کہا یہ تو کوئی شیخ نہیں ہیں بلکہ مُلا ہیں اور بچوں کو قرآن حکیم کی تعلیم دیتے ہیں یہ سن کر شیخ نے فرمایا سبحان اللہ!

"یہاں کے لوگ عجیب نابینا اور مردہ دل ہیں کہ ایک ایسے درویش کامل ومکمل سے فائدہ وفیض حاصل نہیں کرتے"

اس واقعہ کی شہرت کے بعد ہر طرف سے طالبان طریقت علم کی تحصیل کے لئے آپ کے پاس حاضر ہونے لگے مگر آپ ہمیشہ اپنی گوشہ نشینی اور پوشیدگی کی لذت کو یاد کیا کرتے تھے۔

سلبِ نسبت:

مقتدائے زمانہ حضرت شیخ حسین خوارزمی کبروی قدس سرہ باکمال اور صاحب تصرف بزرگ تھے جو درویش ان سے ملا کرتا اس کی نسبت سلب کر لیتے ایک دفعہ شیخ کا گزر آپ کے شہر سے ہوا تو وہاں کے مشائخ ان کی ملاقات کو گئے آپ نے فرمایا ہمیں بھی شیخ کی ملاقات کے لئے جانا چاہیئے شیخ نے آپ کے ساتھ بھی وہی عمل کرنا چاہا لیکن آپ نے شیخ موصوف کی نسبت اپنے باطن میں اندر ہی اندر سلب کر لی۔

شیخ اپنے آپ کو خالی پا کر سخت پریشان وحیران اور بے ہمت و بے چین ہو گئے جب آپ شیخ کی ملاقات کے لئے سوار ہوئے تو شیخ نے اپنی نسبت کی بو پائی جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے قمیص سے حضرت یوسف علیہ السلام کی بو پائی تھی۔ جوں جوں شیخ آپ کے قریب ہوتے جاتے تھے اسی قدر اپنی نسبت کو زیادہ محسوس کرتے تھے اثنائے راہ جب باہم ملاقات ہوئی تو وہ خوشبو بھی ختم ہوگئی اسی وقت شیخ خوارزمی کو معلوم ہوا کہ میری نسبت کو آپ نے اپنے تصرف سے سلب کرلیا ہے لہذا شیخ نے نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنی غلطی کو تسلیم کیا آپ کو شیخ خوارزمی کی عاجزی وگریہ زاری پر رحم آ گیا اور شیخ موصوف کی سلب شدہ نسبت واپس کر دی چنانچہ شیخ خوارزمی نے اسی وقت اپنے آپ کو نسبت سے معمور پایا اور فوراً اپنے وطن واپس چلے گئے۔

وصال:

آپ کا وصال مبارک ۱۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ بروز پنج شنبہ ماوراء النہر میں ہوا مزار فائض الانوار ہے۔